رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند عہ

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ لعہ

فہرست مضامین

سلطان ابن سعود کے خلاف محاذ جنگ قائم کرنے کیلئے جدوجہد۔

کھیل کے مقابلہ میں کھیل۔ صـ۳

جماعت احمدیہ لنڈن کے خلاف احرار کی ریشہ دوانیاں۔

اطالیہ کی انسانیت سوز حرکات۔ صـ۵

حضرت مسیح ناصرؑ صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

واقعات عالم پر نظر۔ صـ۸ احرار

مسلمانوں کے اتحاد کے مخالف ہیں۔ صـ۸

تبلیغ احمدیت۔ صـ۹

نمبر ۱۷	مطابق ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲۵ شوال سنہ ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کل بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

۱۸ جنوری۔ جناب ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی جس کا نکاح تھوڑے دن ہوئے صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم اے مبلغ امریکہ سے ہوا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس موقعہ پر بعد نماز عصر بہت سے اصحاب کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اس تقریب میں شمولیت کی۔ اور دعا فرمائی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اہل اللہ کا عجیب حال

فرمایا "تفسیر کا کام تو ختم ہو گیا۔ اور ہم چاہتے تھے۔ کہ دوسرے ضروری کاموں کے شروع کرنے سے پہلے دو تین دن آرام کر لیتے۔ مگر جی نہیں چاہتا۔ کہ خالی بیٹھے رہیں۔ مثنوی مولانا روم میں لکھا ہے۔ کہ ایک بیماری ہوتی ہے۔ کہ انسان چاہتا ہے کہ اس کو ہر وقت کوئی ٹکیاں مارتا رہے۔ ایسا ہی اہل اللہ کا حال ہوتا ہے۔ کہ وہ آرام نہیں کر سکتے۔ کبھی خدا اُن پر کوئی محنت نازل کرتا ہے اور کبھی وہ آپ کوئی ایسا کام چھیڑ بیٹھتے ہیں جس سے ان پر محنت نازل ہو۔ نہایت درجہ برکت کی بات یہ ہے۔ کہ انسان خدا کے واسطے کسی کام میں لگا رہے جو دن بغیر کسی کام کے گزر جائے۔ وہ گویا غم میں گزرتا ہے اس سے زیادہ دنیا میں کچھ حاصل نہیں۔ کہ انسان خدا کے واسطے کام کرے۔ اور خدا اس کیواسطے رستہ کھولدے اور اسے مدد عطا فرمائے مگر بغیر اخلاص کے تمام محنت بے فائدہ ہے خالصۃً للہ کام کرنا چاہیئے۔ کوئی اور غرض درمیان میں نہ آئے۔" (الحکم نمبر ۸ جلد ۵ سنہ ۱۹۰۱ء)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۱ جنوری سے ۱۹ جنوری ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ۔

دستی بیعت

نمبر	نام	پتہ
۱	اللہ دتا صاحب	ضلع گجرات
۲	احمد دین صاحب	"
۳	چودھری محمد شفیع صاحب	ضلع گورداسپور
۴	فاطمہ صاحبہ	"
۵	ریشم بی بی صاحبہ	"
۶	مہر بی بی صاحبہ	ضلع جالندھر
۷	سردار بی بی صاحبہ	ضلع لاہور

تحریری بیعت

نمبر	نام	پتہ
۸	غلام محمد صاحب گوندل	ضلع جہلم
۹	محمد ابراہیم صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۰	عنایت اللہ صاحب	" "
۱۱	ثناء اللہ صاحب	
۱۲	سورج میاں صاحب	شیرہ بنگال
۱۳	محمد نواز صاحب	ضلع ملتان
۱۴	ظاہرہ بی بی صاحبہ	بہار
۱۵	اللہ بخش صاحب	ضلع پشاور
۱۶	فقیر محمد صاحب	
۱۷	رسول بی بی صاحبہ	ضلع سرگودہا
۱۸	اللہ دین صاحب	"
۱۹	اللہ رکھی صاحبہ	"
۲۰	عبد اللہ پڑے صاحب	ریاست کشمیر
۲۱	غلام احمد شاہپو صاحب	"
۲۲	نواب الدین صاحب	ضلع امرتسر
۲۳	صالحہ بی بی صاحبہ	ضلع سرگودہا
۲۴	اللہ دتا صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۵	فضل احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۲۶	شیخ محمد صاحب	"
۲۷	نور محمد صاحب	"
۲۸	منشی علم الدین صاحب	ضلع گجرات
۲۹	اہلیہ صاحبہ شیخ عبد اللہ صاحب	ریاست کشمیر
۳۰	شمائل بی بی صاحبہ	ضلع راولپنڈی
۳۱	فضل بیگم صاحبہ	ضلع گجرات
۳۲	غلام محمد صاحب	ضلع سرگودہا
۳۳	ابراہیم بن احمد صاحب	مغربی افریقہ
۳۴	عبد السلام صاحب	"
۳۵	چودھری محمد بخش صاحب	ضلع گورداسپور
۳۶	غلام محمد صاحب	" "
۳۷	محمد لطیف صاحب	" "
۳۸	فضل بی بی صاحبہ	" "
۳۹	عبد العزیز صاحب	" "
۴۰	تقی حسین صاحب	ضلع شیخوپورہ
۴۱	برکت بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۴۲	ام کلثوم بیگم صاحبہ	ضلع سہارنپور
۴۳	عمراں بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۴۴	شیخ عبد السبحان صاحب	ریاست کشمیر
۴۵	جنت بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۴۶	مہر بی بی صاحبہ	ضلع لاہور
۴۷	عبد الغفور صاحب	"
۴۸	برکت بی بی صاحبہ	"
۴۹	ابراہیم صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۵۰	حسین بی بی صاحبہ	"
۵۱	رحمان صاحب نومسلم	"
۵۲	کرماد صاحب	"
۵۳	عظمت بیگم صاحبہ	"
۵۴	عبد اللہ صاحب	ضلع گورداسپور
۵۵	خیراں بی بی صاحبہ	"
۵۶	نور محمد صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۵۷	جعفر علی صاحب	"
۵۸	نور احمد صاحب	ضلع آگرہ
۵۹	اہلیہ صاحبہ امین خان صاحب	ضلع کوہاٹ
۶۰	محمد ابراہیم صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۱	نور خان صاحب	ضلع اٹک
۶۲	بشیر احمد صاحب	ریاست بہاولپور
۶۳	آمنہ بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۶۴	غلام فاطمہ صاحبہ	"
۶۵	لذ احمد صاحب	"
۶۶	حشمت علی صاحب	"
۶۷	فضل بی بی صاحبہ	"
۶۸	امیر علی صاحب	ضلع فیروزپور
۶۹	شیخ غلام رسول صاحب	دہلی
۷۰	زندہ بٹ صاحب	ریاست کشمیر
۷۱	خالق بٹ صاحب	"
۷۲	محمد بٹ صاحب	"
۷۳	احمد بٹ صاحب	"
۷۴	ولی بٹ صاحب	"
۷۵	عزیز بٹ صاحب ولد اسمٰعیل بٹ صاحب	"
۷۶	عزیز بٹ صاحب ولد ابلی بٹ صاحب	"

رتی چھلا کے متعلق احراریوں کی درخواست کی سماعت

بٹالہ ۱۸ جنوری ۱۹۳۶ء رتی چھلا کی چار دیواری کے متعلق احرار نے بعض مقامی پیشہ وروں کی طرف سے جو درخواست دے رکھی ہے۔ آج اس کی سماعت علاقہ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں ہوئی ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے انجمن کے مختار عام حاضر تھے۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ۔ جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور۔ جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر بٹالہ اور جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر قادیان موجود تھے۔ مختار عام صدر انجمن نے مجسٹریٹ کے سوالات کے جواب میں بیان کیا۔ کہ میں نے کوئی شارع عام بند نہیں کیا۔ رتی چھلا میں یا اس کے قریب کوئی ایسی دیوار نہیں بنائی جس سے شارع عام میں رکاوٹ پیدا ہو۔ رتی چھلا کے اردگرد دیواریں انجمن نے بنائی ہیں۔ جو اپریل ۱۹۳۵ء میں بنائی گئی تھیں۔ انجمن نے یہ دیواریں اپنی ملکیت میں بنائی ہیں۔ اس زمین پر انجمن کا قبضہ بھی ہے۔ اور ملکیت بھی ہے۔ دیواریں بناتے وقت چاروں طرف پچاس پچاس فٹ کے چوڑے رستے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ مفصل بیان میں سول ریکارڈ وغیرہ اچھی طرح دیکھ کر بعد میں دوں گا۔ یہ دیواریں انجمن نے اس غرض سے بنائی ہیں۔ کہ یہاں پر پبلک مارکیٹ بنانے کا ارادہ ہے۔ خلیل الرحمٰن سیٹھی سوداگر چوب جس جگہ بنیادیں کھدوا رہا تھا۔ وہ انجمن نے اس کے پاس پانسو روپیہ میں فروخت کی ہوئی ہے۔ وہ زمین پہلے انجمن کی ملکیت اور اس کے قبضہ میں تھی۔ میں جو شہادت پیش کروں گا۔ وہ اس زمین کے متعلق بھی ہوگی۔

سائلان کے وکیل نے عدالت سے کہا۔ کہ احمدی اس چار دیواری میں سے کسی کو گذرنے نہیں دیتے۔ ان کے نام احکام جاری ہونے چاہئیں۔ کہ وہ کسی کو گذرنے سے نہ روکیں۔ عدالت نے ایسے احکام جاری کرنے سے انکار کر دیا۔ اور شہادت و ثبوت پیش کرنے کے لئے یکم فروری کی تاریخ مقرر کی۔ (رپورٹر الفضل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ شوال ۱۳۵۴ھ

"عزم حج" یا سلطان ابن سعود کے خلاف محاذ جنگ قائم کرنے کیلئے جدوجہد

احرار کے جنرل سکرٹری مسٹر مظہر علی نے "اس سال "حج کرنے کا جو ارادہ ظاہر کیا ہے" اس پر کسی قدر روشنی ایک گزشتہ پرچہ میں ڈالی جاچکی ہے۔ اس کی مزید اہمیت اس سے معلوم ہوسکتی ہے۔ کہ حال ہی میں جبکہ احرار نے قادیان میں داخلہ کے متعلق" دفعہ ۱۴۴۔ کی خلاف ورزی کرنے کی طرح ڈالی۔ اور چند ایک لوگوں کو قید کرایا۔ تو اس وقت اس قانون شکنی کے لئے مہم تیار کرنے کے مرکز امرت سر میں۔ اور پھر "ترجمانِ احرار مجاہد" میں یہ اعلان کیا گیا۔ کہ

"حکومت ہمیں قادیان کے مخمصہ میں پھنسا کر اصل مقصد سے ہٹانا چاہتی ہے۔ اصلی محاذ وہ ہوگا۔ جو اللہ پاک کے مقدس گھر کی حفاظت کے لئے قائم کیا جائے گا۔ جس کے لئے ہر مسلمان کو کمربستہ رہنا چاہیئے"

مطلب یہ کہ قادیان کے خلاف احرار نے جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حکومت ان کو اس مخمصہ میں پھنسا کر اصل مقصد سے ہٹانا چاہتی ہے۔ اس وقت احرار کا اصل مقصد یہ ہے کہ ایک انگریزی کمپنی اور سلطان ابن سعود میں جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اسے منسوخ کرایا جائے۔ کیونکہ اس معاہدہ کے قائم رہنے کی صورت میں اللہ پاک کا مقدس گھر یعنی خانہ کعبہ محفوظ نہیں رہ سکتا۔

اب جبکہ احرار قادیان کے اس مخمصہ میں سے نہ صرف نکل چکے ہیں۔ بلکہ "احرار اسلام کی شاندار فتح" اور "حکومت اور مرزائیت کی کھلی شکست" کا بھی اعلان کرچکے ہیں۔ کیونکہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کا حکم واپس لے لیا گیا ہے تو احرار اپنے "اصل محاذ" کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ یعنی حجاز کی طرف اپنے جیوش قاہرہ کا رُخ پھیر رہے ہیں۔ لیکن چونکہ اس سے پہلے میدانِ جنگ کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اور یہ معلوم کرنا لابدی۔ کہ کس طرف سے کس رنگ میں حملہ کرنا زیادہ کامیاب بنا سکتا ہے۔ اس لئے احرار کے ہینڈ نبرگ مسٹر اظہر بذات خود حجاز تشریف لے جانا چاہتے ہیں۔ مگر مصلحت اندیشی کے ماتحت اس کا نام انہوں نے "عزم حج بیت اللہ" تجویز فرمالیا ہے۔

جیسا کہ ہم ایک گزشتہ پرچہ میں ذکر کرچکے ہیں۔ مسٹر مظہر علی اگر یہ بتادیں۔ کہ انہیں اپنے منصب کی شان کے شایان اخراجات نہ صرف حج کے لئے بلکہ روضۂ مطہرہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے۔ اور نجف اشرف کاظمین کربلا۔ اور عراق وایران کی سیاحت کے لئے کہاں سے حاصل ہوگئے ہیں۔ تو بات بالکل واضح ہوجاتی ہے۔ انہیں وکالت کی جس قدر آمدنی ہے۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ پس اگر کہیں سے خاص طور پر مالِ غنیمت میسر نہیں آیا۔ تو یہ یقینی امر ہے۔ کہ مجلس احرار کے مشترکہ فنڈ پر تمام اخراجات کا بار ڈالا جائیگا اور یہ اسی صورت میں ڈالا جاسکتا ہے۔ جبکہ یہ سفر مشترکہ اغراض کی خاطر ہو۔ ورنہ قید کرانا تو مجلس احرار کے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔ کیونکہ اس طرح اسے عوام الناس سے روپیہ بٹورنے کا ایک بہانہ مل جاتا ہے لیکن کسی کو حج کرانا۔ اور ساتھ ہی دوسرے ممالک کی سیاحت کے لئے اخراجات دینا مجلس احرار کا کام نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں آمدنی کی کوئی نئی راہ نہیں نکلتی۔ بلکہ قبضہ میں آئے ہوئے مال میں سے کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے ان حالات میں مسٹر اظہر کے لئے جب ایک لمبے چوڑے سفر اور دور دراز کی سیاحت کے لئے خزانۂ احرار کا مونہہ کھول دیا گیا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ حج کرانے کے لئے نہیں۔ بلکہ طلب زر کے لئے کوئی نئی تدبیر نکالنے کے لئے ہے۔ اور حج کا نام محض دھوکہ اور فریب دینے کے لئے لیا جارہا ہے۔

قطع نظر اس سے کہ فتنہ آرائی کے لئے احرار کا یہ نئی راہ ڈھونڈنا نہایت ہی شرمناک اور بے حد قابلِ مذمت فعل ہے۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ جو لوگ حج ایسے مقدس مذہبی رکن۔ اور نہایت ہی دل ہلا دینے والی پاکیزہ تقریب کو بھی ایسے ناپاک رنگ میں استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے دل میں اسلام کی کیا قدر وقیمت ہوسکتی ہے اور کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے۔ کہ ارکانِ اسلام کو انہوں نے بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے۔ اگر وہ سلطان ابن سعود کے خلاف چڑھائی کرنا چاہتے ہیں۔ تو انسانیت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ کھلم کھلا سامنے آئیں۔ اور اپنا لاؤ لشکر میدان میں اتار دیں۔ تاکہ معلوم ہوسکے۔ کہ خدا کے پاک گھر کو پاکیزہ بنانے کے لئے وہ کیا کچھ کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرسکتے اور عزم حج اور زیارت روضۂ مطہرہ کا نقاب اوڑھ کر ریشہ دوانیوں اور فتنہ پردازیوں کے لئے رستہ نکالنا چاہتے ہیں۔ تو یاد رکھیں خواہ ان کی پشت پر کوئی کتنی بڑی طاقت کیوں نہ ہو۔ دونوں جہان کی روسیاہی کے سوا انہیں کچھ حاصل نہ ہوگا۔

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ مسٹر اظہر ایک طرف تو صاف صاف الفاظ میں حکومتِ انگریزی پر یہ الزام لگا رہے ہیں۔ کہ

"عرب کے خارجی معاملات پر برطانیہ کا قبضہ ہے۔ اور انگریز مدبر سلطان کو معاہدوں کے جال میں پھنسا کر داخلی مسائل پر قابض ہو رہے ہیں" (مجاہد۔ ۱۱۔ دسمبر ۳۵ء)

اور دوسری طرف سلطان ابن سعود کے متعلق یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ:-

"حجاز میں تمام لوگ سلطان ابن سعود کے ہم عقیدہ نہیں۔ وہ حکومت کے ماتحت امن سے تو دن گزارتے ہیں۔ لیکن ان کے دل ہر طرح مطمئن نہیں"

گویا اس وقت حجاز میں انگریزوں۔ اور ابن سعود کے خلاف آتش گیر مادہ موجود ہے جسے صرف آگ دکھانے کی ضرورت ہے۔ کہ وہ بھڑک اٹھے گا۔ اور آگ دکھانے کا فرض مسٹر اظہر ادا کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر حکومتِ ہند مسٹر اظہر کو حجاز میں داخل ہونے کا اجازت نامہ عطا کردے۔ تو پھر ان شبہات کو یقیناً بہت تقویت حاصل ہوجائیگی جو حکومت اور احرار کے خاص الخاص تعلقات کے متعلق سرعت کے ساتھ پیدا ہو رہے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ احرار کے متعلق اپنی پالیسی پر غور کرے۔ اور دیکھے۔ کہ وہی باتیں جن کا عشر عشیر بھی دوسروں کے لئے مبتلائے آلام کرنے والا جرم بن جاتا ہے۔ وہ ان کے لئے کیونکر روا رکھی جارہی ہیں۔

کھیل کے مقابلہ میں کھیل

کرپان پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والے سکھوں کے جو جتھے گرفتار کئے جاتے ہیں ان کو تا برخاست عدالت سزا دے کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ممکن ہے اس میں حکومت کی کوئی خاص مصلحت مضمر ہو۔ لیکن بظاہر حالات یہ ایک ایسا کھیل معلوم ہوتا ہے۔ جس کا کوئی نتیجہ نظر نہیں آتا۔ بلکہ اس کا الٹا اثر پیدا ہو رہا ہے سکھ نہ صرف پہلے سے زیادہ مقدار میں اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ وہ اس معاملہ کو مضحکہ خیز صورت میں منتقل کر رہے ہیں۔ اور حکومت کے کھیل کے مقابلہ میں یہ کھیل کھیل رہے ہیں۔ کہ اپنے اصل نام بتانے کی بجائے عجیب وغریب نام بتاتے ہیں۔ مثلاً ۱۵۔ جنوری کو جو ملزم عدالت میں پیش ہوئے۔ انہوں نے اپنے نام یہ بتائے۔ جیت چرن کنول دل امن سنگھ رُول توڑ سنگھ۔ دھرتی دھکیل سنگھ۔ لاہور توڑ سنگھ۔ وٹ چاڑھ سنگھ۔ لڑاکا سنگھ کرڑاکا سنگھ۔ لاہور بھن سنگھ۔ بمب توڑ سنگھ گوڈا بھیر سنگھ۔ جن چاڑھ سنگھ وغیرہ عدالت نے اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے صحیح نام نہیں بتائے۔ ان کے فوٹو لے لئے اور ساڑھے چار بجے رخصت کر دیا۔

سرزمین تثلیث میں تبلیغ اسلام کرنے والی احمدیہ جماعت

کے خلاف احرار کی شرمناک ریشہ دوانیاں

لنڈن میں احراری ایجنٹوں کو سخت ناکامی

احرار نے جس طرح پنجاب کی فضا کو کچھ عرصہ سے اپنی اغراض کے ماتحت خراب کر رکھا ہے۔ اسی طرح انہوں نے چاہا کہ انگلستان میں بھی جہاں سلسلہ عالیہ احمدیہ بڑے عرصہ سے تبلیغی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ فرقہ وارانہ سوال اٹھا کر اپنی گندی ذہنیت کا ثبوت دیں۔ چنانچہ انہوں نے بعض سادہ لوح انگریزوں کو اپنا آلہ کار بنا کر یہ کوشش کی۔ کہ ایک اس قسم کا ریزولیوشن پاس کریں جس سے عام لوگوں کو یہ بتائیں کہ عام مسلمان احمدیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے سکرٹری صاحب مسلم سوسائٹی نے ۱۱ دسمبر کے دن شام کے ۷ بجے ایک اجلاس کا اعلان کیا۔ مگر حسب عادت احرار کے اس کارندہ نے بعض ممبروں کو یہ اطلاع دی۔ کہ اجلاس چھ بجے ہوگا۔ تا کہ سب ممبران کے آنے سے پہلے اپنے مٹھی بھر آدمیوں کے سامنے جو چاہیں ریزولیوشن پاس کر کے اعلان کر دیں لیکن چونکہ عام مسلمان احرار کے ہتھکنڈوں سے اب واقف ہو چکے ہیں۔ اس لئے وہ بھی وقت مقررہ سے پہلے ہی موقعہ پر پہونچ گئے۔ اس پر احرار نے دوسرے ممبران کو کسی نہ کسی بہانے سے روکنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ پروفیسر تاثیر جیسے مشہور شخص کو بھی دھکے دے کر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی۔ مگر پروفیسر صاحب ماشاء اللہ نہایت جرأت اور دلیری کے ساتھ اپنا جائز حق حاصل کرتے ہوئے کمرے کے اندر داخل ہو گئے۔ اور باقی کچھ ممبران سوسائٹی بھی اندر جمع ہو گئے۔ احرار نے کوشش کی۔ کہ سکرٹری اور باقی ممبران کے جمع ہوئے بغیر قبل از وقت اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے اجلاس شروع کر دیں۔ لیکن پروفیسر تاثیر صاحب نے ایسا زبردست احتجاج کیا۔ کہ صاحب صدر کو اس بات کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ کہ جلسہ وقت مقررہ سے پہلے شروع نہ ہو۔ آخر سکرٹری صاحب کے تشریف لانے پر صاحب صدر نے اجلاس شروع کیا۔ اور ایک ریزولیوشن پیش کر دیا۔ انگلستان جیسے مہذب ملک میں اس قسم کی غیر آئینی کارروائی وہی شخص کر سکتا ہے۔ جسے احرار نے اندھا کر رکھا ہو۔ چنانچہ ممبران سوسائٹی نے فوراً یہ سوال اٹھایا۔ کہ چونکہ صدر صاحب نے خود ریزولیوشن پیش کر کے اپنے آپ کو ایک فریق بنا لیا ہے۔ اس لئے کسی دوسرے شخص کو صدر بنایا جائے۔ اس پر صدر صاحب سخت گھبرا گئے۔ اور یہ بھی بھول گئے۔ کہ وہ ایک مہذب مجمع میں بیٹھے ہیں۔ آخر جواس باختہ ہو کر ہر ایک کو درشتی سے جواب دینے لگے۔ جس طرح پنجاب میں احرار پولیس کے زیر سایہ جلسے کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی معزز اور تعلیم یافتہ اور مہذب اسلامی اجتماع میں احرار کے کارندوں نے نہ صرف دھمکی دی۔ بلکہ باوردی پولیس کو اس اسلامی اجتماع کو مرعوب کرنے کے لئے بلا لائے۔ مگر حق کے سامنے باطل کی کیا پیش جا سکتی ہے۔ حریت پسند مسلمانوں نے ایسی جرأت اور صفائی کے ساتھ حق اور صداقت پیش کی۔ کہ نہ صرف پولیس کی امداد بے کار ثابت ہوئی۔ بلکہ صدر اور اس کے دو چار ساتھی فوراً اپنی ناکامی اور بے بسی کو دیکھتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے اور اس طرح ثابت کر دیا کہ خواہ کوئی خطاب یافتہ برطانوی ہی کیوں نہ ہو۔ حق کی مخالفت کر کے وہ ذلیل اور رسوا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اس کے بعد سوسائٹی کے ممبران کی ایک بہت بڑی کثرت نے صدر کے حقارت آمیز رویہ پر اظہار نفرت کیا۔ اور اس کے استعفیٰ کو منظور کر کے ایک عارضی انتظام تجویز کیا۔ اور پراپہ صاحب نے امام ابوحنیفہ کی ایک تحریر اس مضمون کی پیش کی کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے۔ اور یہ سوسائٹی سب مسلمانوں کی ہے۔ خواہ کوئی مسلمان کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اس سوسائٹی کا ممبر ہو سکتا ہے۔ امام صاحب ووکنگ نے بھی اس کی تائید کی۔

ایک گمنام شخص مسٹر بے نٹ جو احرار کا خاص چیلا معلوم ہوتا تھا۔ جلسہ میں موجود تھا۔ وہ اس موقعہ پر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ کہ سر محمد اقبال نے احمدیوں کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ کیا وہ بھی حاضرین کو معلوم ہے۔ اس پر ایک باغیرت مسلمان نے یہ سوال کیا کہ کیا ڈاکٹر اقبال جو مشہور شاعر ہیں۔ دینی اور مذہبی معاملات میں فتوے صادر کرنے کے اہل ہیں۔ اس پر چاروں طرف سے یہ آوازیں آئیں۔ ہرگز نہیں۔ اقبال کوئی دینی عالم نہیں۔ جس پر یہ شخص ایسا خاموش ہوا۔ کہ پھر زبان کھولنے کی جرأت نہیں ہوئی

انگلستان کے تمام فہمیدہ مسلمانوں نے احرار کی اس حرکت کو نہایت ہی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھا ہے۔ بجائے اس کے کہ اس کفرستان میں متحد ہو کر اسلام کی کوئی خدمت بجا لاتے۔ ان کوتاہ اندیش مطلب پرست لوگوں نے اسلام کو بے وجہ بدنام کر کے نقصان پہونچانے کی کوشش کی۔ گو سوسائٹی میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ اخبارات میں آپس کے لڑائی جھگڑوں کا اعلان نہ کیا جائے۔ مگر جو لوگ اس قسم کے جھگڑوں سے اپنی اغراض وابستہ رکھتے ہوں۔ ان کو اسلام کے مفاد سے کیا تعلق۔ انہوں نے نکلتے ہی اخباروں میں بیان دینے شروع کر دیئے۔ چنانچہ اگلے دن تمام اخبارات میں یہ شائع ہو گیا۔ کہ احمدیوں کے خلاف بعض لوگوں نے ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ مگر وہ پاس نہ ہو سکا۔ اور صدر صاحب سوسائٹی کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اسی ضمن میں ایک اخبار نے لکھا ہے۔ "تحریک احمدیت انگلستان میں روز بروز ترقی کر رہی ہے۔" ایک اور اخبار نے لکھا ہے "احمدی جماعت ایک زبردست تبلیغ اسلام کرنے والی جماعت ہے۔" اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام اور بعض دعوے بھی شائع کئے۔ فالحمد للہ

خاکسار۔ عبدالعزیز

احراری ملا عنایت اللہ کی اشتعال انگیز اور امن شکن حرکات

۱۸ جنوری عنایت اللہ احراری موضع ست کو ہاتسل بٹار میں گیا۔ جہاں گاؤں کے لوگوں کو شرقی مسجد میں جمع کر کے جلسہ کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف نہایت ہی بدزبانی کی۔ سراسر جھوٹے بہتان لگائے۔ اور لوگوں کو احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال دلایا۔ اور بائیکاٹ کرنے کی تلقین کی۔ ۱۹ جنوری کی صبح کو بھی اس نے ایسا ہی کیا۔ اور وہاں کے چند ایک احمدیوں پر مظالم کرنے اور انہیں ہر رنگ میں تنگ کرنے کے لئے لوگوں کو اکسایا۔ جس کا فوری نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ احمدی جو پہلے ہی سخت مصیبت اور تکلیف کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ انہیں اور زیادہ مشکلات کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک نوجوان کو جس نے حال میں بیعت کی ہے۔ گھر سے نکل جانے کا نوٹس دے دیا گیا ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ قیام امن کے ذمہ دار حکام نے کیوں احرار کو احمدیوں پر مظالم کرنے کے لئے کھلا چھوڑ رکھا ہے۔ اور کیوں قیام امن کے متعلق اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ نامہ نگار

اطالیہ کی انسانیت سوز حرکات

نہتے شہریوں۔ ڈاکٹروں۔ نرسوں۔ زخمیوں اور اخبار نویسوں پر بمباری کے دل ہلا دینے والے حالات

ڈیسی شمالی محاذ جنگ سے "الفضل" کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

(ادیس ابابا ۲۰ر دسمبر ۱۹۳۵ء)

اطالین ہوائی جہازوں کا حملہ

۶ر دسمبر کی صبح قیامت کا منظر پیش کر رہی تھی۔ تین اطالین ہوائی جہاز ہمارے سامنے آئے۔ اور گولیوں کی باڑ ماری شروع کر دی اور ہمارے سامنے کئی گھروں کو بم گرا کر جلا دیا گیا۔ متواتر نصف گھنٹہ سے زیادہ بم گرائے گئے گولہ باری ختم دینے کے لئے چار پانچ مزید جہاز تین منٹ بعد آئے۔ اور ڈیسی قصبہ کے اردگرد گھوم کر قریباً ۳۰۰ بم گرائے۔ ادھر سے ابی سینیا کی افواج نے جو ناظمین تھے۔ مشین گنوں سے ہوائی جہازوں پر گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ لیکن ناکامی ہوئی۔ کوئی جہاز گرایا نہ جا سکا شہر کو دھواں دھار کر دیا گیا۔ بہت سے لوگ جان بحق ہو گئے۔ بے چارے شہری بھاگ بھاگ کر پہاڑوں میں جو اردگرد واقع ہیں چلے گئے۔ لیکن وہاں بھی پہاڑ ڈائنا مائٹ سے اڑا دیئے گئے۔ ہولناک منظر ہم نے دیکھا۔ کہ بڑے بڑے پتھر زمین سے بیس بیس تیس فٹ اونچے اڑا کر گرائے گئے۔ لوگوں پر جنون سوار تھا۔ اور ما لہامن فساد کا نظارہ نظر آتا تھا۔ ع

آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار

کا منظر تھا۔

اسلامی جرأت

بم گر رہے تھے۔ کہ خاکسار پہلے معہ چند صلیب احمر کے معاونوں کے باہر زخمیوں کو اٹھا کر لانے کے لئے گیا۔ اللہ تعالیٰ کے توکل پر استغفار پڑھتے۔ اور رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کہتے ایک عورت زخمی کو اٹھا کر لائے۔ پھر تیس چالیس زخمیوں کو ایک گھنٹہ کے اندر اندر ہسپتال لا کر پٹیاں باندھی گئیں۔ اس وقت سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی پناہ کی جگہ نظر نہیں آتی تھی۔ ایک جگہ میرے سامنے تین گز کے فاصلہ پر ایک بم گرا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے بچا لیا۔ میرا فوٹو لے لیا گیا۔ بیسیوں جرنلسٹ بم ختم ہو جانے کے بعد آ کر فوٹو لیتے۔

انسانیت سوز مظالم

قابل ذکر امر یہ ہے۔ کہ ہمارے تین چار ہسپتال یہاں ہیں۔ جن میں سے دو مستقل ہیں اور دو عارضی۔ صلیب احمر کے زیر انتظام سفری ہسپتال یوروپین لوگوں کے جن میں میں کام کرتا ہوں۔ موجود ہیں۔ ہسپتال کے عین اوپر گولہ باری کی گئی۔ ایک نرس سخت زخمی ہو گئی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ایک جرنلسٹ کا بازو ٹوٹ گیا۔ اور ہمارے ہسپتال کا ایک خیمہ جس میں ادویات تھیں۔ بالکل اڑا دیا گیا۔

خدا نے کس طرح بچایا

چند روز پہلے اُس ہسپتال سے جس پر قریباً بیس بم گرائے گئے۔ اور چھتیں اڑا دی گئیں۔ میرا تبادلہ ہو گیا تھا۔ اور اب جس ہسپتال میں میں کام کر رہا ہوں۔ اُس پر ایک بم نہیں گرا۔ اطالین ہوا بازوں نے کوشش کی۔ کہ ہمارا جھنڈ ہسپتال خاک میں ملا دیں۔ اور ہسپتال کے حدود پر چلتے ہوئے Shells (شیلز) گرائے مگر مکان بالکل محفوظ رہا۔ باوجود کمزوریوں کے خدا نے مجھے بال بال بچا لیا۔ میں ہسپتال کے اندر جا رہا تھا۔ مجھ سے تین گز آگے بم گرا۔ اور میں دوسری طرف مڑ گیا۔

یسوع مسیح بھول گیا

دوسرے روز پھر چار اطالین ہوائی جہاز صبح ۸ بجے آئے مگر صرف ایک دو بم گرا کر چلے گئے۔ ڈیسی کے تمام لوگ چلے گئے ہیں۔ کوئی پہاڑوں میں۔ کوئی جنگل میں۔ کھانے کو نہیں ملتا۔

یہاں پر دو امریکن مشن اور کیتھولک مشن جو کئی سال سے قائم ہیں۔ ان پر بم گرا کر نقصان کیا گیا۔ لیکن کسی کو یسوع مسیح یاد نہ آیا۔ جو آ کر ان کی مدد کرے۔ مشن پر جو بم گرایا گیا۔ اس سے ۵ فٹ چوڑا۔ ۱۲ فٹ گہرا گڑھا پیدا ہو گیا۔ زمین پھٹ گئی۔ جھاڑیاں اور خوبصورت یوکلپٹس کے پودے جل گئے۔

خراج تحسین

قریباً دو سو تک زخمیوں کی تعداد پہونچ گئی اور اموات تیس کے قریب ہوئیں۔ یوروپین و امریکن اخبار نویسوں اور فوٹو گرافوں نے جلتے ہوئے ہسپتال۔ جلتا ہوا صلیب احمر کا خیمہ۔ اور بازو ٹانگیں ٹوٹی ہوئیں فوٹو لے کر شائع کرنے کو بھیج دیئے۔ اور اطالین مظالم کا صحیح نقشہ فوراً ریڈیو ٹیلیگرام کے ذریعہ اپنے ممالک کو روانہ کر دیا۔ امید ہے۔ کہ متمدن دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے یہ کافی ہوگا۔ کہ اٹلی نے واقعی سول آبادی اور صلیب احمر کے ہسپتالوں پر خوب دل کھول کر گولہ باری کی۔ یوروپین اخباروں میں نوٹ بھیجا گیا۔ کہ:-

Dr. Schuppler and Dr. Ahmad rendered all help to the wounded under heavy bombing raid by Italians in Dessie.

ترجمہ۔ ڈاکٹر شوپلر اور ڈاکٹر احمد نے اطالین بمباری کے وقت ڈیسی میں زخمیوں کی ہر ممکن مدد کی۔

شہنشاہ ابی سینیا سے ملاقات

ہمارے شہنشاہ ہیلی سلاسی یہیں موجود تھے وہ خود ہوائی جہاز گرانے والی مشین گن سے حملہ کرتے رہے۔ کل ان سے ملاقات ہوئی۔ تو میں نے انہیں السلام علیکم کہا۔

میں نے بھی تبلیغ کا موقعہ دیکھ کر اخبار نویسوں جرنلسٹوں۔ اور مختلف لوگوں سے کہا۔ کہ آمد مسیح کا زمانہ کب ہوگا؟ یہی وقت ہے۔ اور وہ ہندوستان میں ظاہر ہوا۔ یا انجیل کو جھوٹا کہو۔ اور یا کوئی مدعی پیش کرو۔

انڈین ڈائرکٹری

انڈین ڈائرکٹری جس کا اشتہار "الفضل" میں شائع ہو رہا ہے۔ ہمارے پاس بغرض ریویو موصول ہوئی ہے۔ ہم نے اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ کاروباری اصحاب کی معلومات میں اضافہ کے لئے یہ کتاب بہترین معاون ہے۔ جس میں پبلشر نے تمام وہ امور یکجا جمع کر دیئے ہیں۔ جو بذریعہ ڈاک تجارت کرنے والوں کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ ہندوستان اور بیرون ہندوستان کی بہت سی فرموں کے نام جمع کئے ہیں۔ اور بتایا ہے۔ کہ فلاں چیز فلاں مقام سے اور فلاں دوکان سے دستیاب ہوگی۔ تھوک فروش تاجروں کے نام معہ مکمل ایڈریس کے درج کئے ہیں۔

غرضکہ یہ کتاب زبانِ اردو میں اپنی نوعیت کی عمدہ کتاب ہے۔ ممالک غیر میں اس قسم کی مختلف کتب اکثر شائع ہوتی رہتی ہے۔ مگر اردو میں اس قسم کی مکمل کتب بہت کم ہیں۔ اس کتاب میں تقریباً ۱۰۰۰۰ ہندوستانی تاجر سوداگر کارخانہ دار اور کمیشن ایجنٹوں کے مکمل اور صحیح ایڈریس معہ تفصیل کاروبار بڑی کوشش سے درج کئے گئے ہیں۔ تاجروں کے لئے خصوصاً اور عام لوگوں کے لئے عموماً یہ کتاب فائدہ مند ہے۔ اور تجارتی کاروبار کے لئے ایک اچھی راہ نما ہے۔ حجم ۱۸۰ صفحات۔ خوبصورت جلد قیمت ایک روپیہ۔ اور پبلشر نے کچھ عرصہ کے لئے کتاب ہذا کے خریدار کو ایک سال کے لئے ماہواری رسالہ موسومہ "رہنمائے تجارت" مفت دینے کا اعلان کیا ہے۔ ضرورت مند اصحاب کو اس کتاب سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

منگوانے کا پتہ:- مینجر ڈائرکٹری پبلشنگ بیورو۔ قیصری باغ۔ امرتسر

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک مخلص صحابی کے مختصر حالاتِ زندگی

حضرت سید ناصر شاہ صاحب مرحوم

حضرت سید ناصر شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہائت قدیمی اور ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے ۔ یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے ۔ آپ کشمیر میں ۔ ایس ڈی ۔ او تھے ۔ اور پنشن لینے پر دارالامان میں ہجرت کر آئے ۔ آپ کا اصل وطن لاہور تھا وہاں کا مکان فروخت کر کے آپ نے وہ مکان بنایا ۔ جو قصر خلافت سے ملحق ہے ۔ آپ سنایا کرتے تھے ۔ کہ دورانِ ملازمت میں میں نے ایک دفعہ انتہائی خواہش کی ۔ کہ میں ملازمت چھوڑ کر قادیان آجاؤں ۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ۔ جس چیز نے مشیت ایزدی کے ماتحت آپ کے ساتھ تعلق پکڑا ہے ۔ اس کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑو ۔ مکان کے متعلق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آپ نے عرض کیا ۔ کہ حضور میرا ارادہ ہے میں یہاں مکان بنادوں تو آپ نے فرمایا شاہ صاحب ابھی ٹھہریں ہم آپ کو اپنے پاس جگہ دیں گے ۔

دارالامان میں آکر آپ افسر لنگر خانہ اور پھر افسر تعمیرات کی خدمات سرانجام دیتے رہے مرض الموت کے شروع ایام میں درخواست لکھ کر دے دی ۔ کہ مجھ سے اب کام نہیں ہوسکتا ۔

حضرت شاہ صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو عشق تھا ۔ ان کے ہم نشین اس کا کسی قدر اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اکثر جاری رکھتے اور اپنے مہمانوں دوستوں گھر والوں کو سناتے رہتے ۔ انتہائی پُرکیف حالت میں اور پُرنم آنکھوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار جن میں تعلق باللہ کی روح پرور چاشنی بھری گئی ہے پڑھتے تو سننے والوں پر بھی وجد کی کیفیت طاری ہوجاتی ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں دو بار اور دیگر ایک دو کتب میں بھی آپکے متعلق تفصیلی طور پر لکھا ہے ۔ اس کے علاوہ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں ۔ نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحب نے بہشتی مقبرہ کے راستہ پر ایک پُل تعمیر کرنے کے لئے چندہ کی تحریک کی ۔ تا کہ دار الضعفاء اور بہشتی مقبرہ کو جانے والوں کے لئے آسانی ہو جائے ۔ جب یہ تحریک کی گئی ۔ آپ کشمیر میں تھے ۔ آپ گھر گئے ۔ اور اپنی بیوی سے پوچھا کیا چندہ دینا چاہیئے ۔ انہوں نے جواب دیا ۔ کہ جو آپ کی مرضی ہو دے دیں ۔ شاہ صاحب نے فرمایا میں نے یہ سوچا ہے کہ اب کی بار جس قدر تمہاری مرضی ہو اتنا چندہ دیا جائے ۔ اس پر انہوں نے کہا اچھا پانسو روپیہ دے دیں ۔ شاہ صاحب نے پوچھا کیا پانچسو روپیہ آپ کے پاس ہے انہوں نے کہا ہاں موجود ہے ۔ وہ روپیہ شاہ صاحب نے لیکر اسی وقت قادیان روانہ کر دیا ۔ اور یہ پُل جو آج بہشتی مقبرہ کے راستہ میں موجود ہے ۔ اسی چندہ سے بنا ہے ۔

ایک دفعہ آپ کشمیر میں تھے ۔ کہ حج بیت اللہ کے ارادہ سے روپیہ جمع کیا ۔ حج کے لئے تیار تھے ۔ کہ آپ کو خواب میں بتلایا گیا ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی ضرورت ہے ۔ جب آپ قادیان تشریف لائے ۔ تو معلوم ہوا کہ نزول المسیح کا مسودہ تیار ہے ۔ مگر زر نہ ہونے کی وجہ سے اشاعت معرض التواء میں پڑی ہے ۔ آپ نے یہ سن کر اسی وقت ہزار یا ڈیڑھ ہزار جو آپ کے پاس موجود تھا حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیا ۔ اور عرض کی کہ حضور میں کشمیر جا کر طباعت کے لئے باقی جسقدر روپیہ کی ضرورت ہے وہ بھی روانہ کر دونگا آپ ایک نہائت پاکیزہ زندگی رکھنے والے کم گو شریف النفس ۔ بے ضرر ۔ سادگی پسند دوستوں پر انتہائی درجہ کا اعتماد رکھنے والے عابد متقی ۔ حقوق اللہ و حقوق العباد کا پورا پورا لحاظ رکھنے والے بے حد رحم دل اور رقیق القلب انسان تھے ۔ اس کے ساتھ ہی آپ نہائت وجیہ اور خوش مذاق بزرگ تھے

جوانی کے ایام میں آپ نے کئی سال لاہور کے اکھاڑہ بوٹا مل میں فن کشتی سیکھا ۔ اور اس فن میں اعلےٰ درجہ کی مہارت حاصل کی ۔ گھوڑے کی سواری اور بندوق کے نشانہ کے بھی آپ ماہر تھے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا ۔ کہ شاہ صاحب ابھی ٹھہریں ۔ ہم آپ کو اپنے پاس جگہ دیں گے ۔ یہ بات اس طرح پوری ہوئی ۔ کہ حضرت شاہ صاحب کو مکان کے لئے زمین ایسی جگہ ملی ۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانوں کے قریب تھی ۔ مگر درمیان میں کچھ حصہ ہندوؤں کا تھا ۔ بعد میں وہ خریدا گیا ۔ اور وہاں پر قصر خلافت تعمیر ہوا ۔ اور اس طرح شاہ صاحب کا مکان ملحق ہو گیا جب قصر خلافت تعمیر ہوا ۔ تو اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت شاہ صاحب سے اس خیال کی گفتگو فرمائی ۔ کہ دفتر میں آدمیوں کی آمد و رفت سے آپکو تکلیف محسوس ہو گی ۔ وہ بھی اپنے اندر خادم و مخدوم کی محبت کی عجیب جھلک رکھتی ہے ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ شاہ صاحب دفتر آپ کے رہائشی مکان کے ساتھ بن جانے کی وجہ سے آپکو اگر تکلیف ہے ۔ تو آپ اپنے مکان کی قیمت لے لیں ہم اس مکان کو اپنے کسی مصرف میں لے آئیں گے ۔ شاہ صاحب نے عرض کیا ۔ اگر حضور کو میرے مکان کی ضرورت ہے ۔ تو مکان کیا میرا سب کچھ حاضر ہے ۔ حضور لے لیں ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا نہیں شاہ صاحب اگر آپ کو تکلیف ہے ۔ تو پھر ہم آپ کو اس کی قیمت دے دیتے ہیں ۔ شاہ صاحب نے عرض کیا حضور مجھے کوئی تکلیف نہیں ۔ بلکہ اس مکان میں رہائش عین راحت ہے ۔ مرحوم اپنی زندگی میں ہی اپنی سب مرادوں کو پہونچ گئے ۔ اور ایک نہائت ہی مطمئن قلب کے ساتھ اس جہان سے رخصت ہوئے ۔ باوجودیکہ آپ اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئے ہیں ۔ مگر کبھی کسی وقت بھی آپ کی زبان سے ان کی بسر اوقات کے متعلق کسی تشویش کا اظہار نہیں ہوا ۔ جس سے یہ ظاہر ہے کہ آپ قطعی طور پر اس بات پر یقین رکھتے تھے ۔ کہ اللہ تعالےٰ خود ان کا کفیل ہوگا ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ادب اور احترام کی یہ کیفیت تھی ۔ کہ گھر میں کبھی اونچی آواز سے نہ بولتے تھے ۔ بلکہ دوسروں کو اکثر کہتے رہتے کہ شور نہ کرو ۔ اور کہا کرتے کہ اگر اونچا بولنا ہو ۔ تو اچھی بات کو اونچا بیان کرو ۔ تا کہ تمہاری طرف سے نیک اور اچھی آواز حضرت امیر المومنین تک پہونچے ۔

بیماری کے ایام میں حضرت امیر المومنین کی طرف سے اخویم یحییٰ خان صاحب مبلغ سو روپیہ لے کر آئے ۔ یحییٰ خانصاحب نے ہاتھ آگے بڑھا کر کہا شاہ صاحب حضور نے یہ روپیہ آپ کے لئے بھیجا ہے ۔ آپ نے پُرنم آنکھوں کے ساتھ جذبہ شکر سے لبریز ہو کر کہا ۔ جزاک اللہ ۔ مگر روپیہ کو ہاتھ لگانے سے پہلے کہا خانصاحب اس میں سے دصیت کی ۔ رقم اور حضرت صاحب کے پچاس روپے جو میں نے بطور قرض ادا کرنے ہیں ۔ وہ وضع کر کے باقی جو بچے وہ مجھے لا دیں ۔ پھر بقیہ روپیہ میں سے پانچ روپے بچا کر اپنے چھوٹے لڑکے عزیز احمد کو دیئے کہ یہ حضرت امیر المومنین کی طرف سے آمدہ رقم میں سے ہیں ۔ ان کو محفوظ رکھنا میری یہ خواہش ہے ۔ کہ میرا کفن ان روپوں سے خریدا جائے ۔ وہ روپے تو بیماری کے ایام میں خرچ ہو گئے ۔ مگر انتہائی خوش قسمتی دیکھئے جب حضرت امیر المومنین کو اطلاع دی گئی ۔ کہ شاہ صاحب فوت ہو گئے ہیں ۔ تو اطلاع آئی کہ کفن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر سے آئیگا چنانچہ اسی کفن میں آپ کو دفن کیا گیا ۔

جس رات آپ کی وفات ہوئی اس شام ۵ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خود بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے ۔ اور کافی دیر تک چارپائی کے قریب بیٹھے رہے ۔ اور تیمارداری کے متعلق ہدایات دیتے رہے ۔ نماز جنازہ حضرت امیر المومنین نے ۱ بجے کے قریب باغ میں پڑھائی ۔ مگر جب حضور کو علم ہوا کہ قبر قطعہ نمبر ۲ میں تیار کی گئی ہے ۔ تو حضور نے فرمایا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریب تر قبر تیار کی جائے ۔ اس طرح آخری جگہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ کے مطابق شاہ صاحب کو آپ کے پاس ملی ۔

حضرت شاہ صاحب نے مجھے ایک دفعہ بتلایا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجلس سے اٹھ کر اندر تشریف لے گئے ۔ میری گردن میں ہاتھ ڈال لیا ۔ اور فرمانے لگے ۔ شاہ صاحب حضرت صاحب جس طرح آپ کے ساتھ محبت کرتے ہیں ۔ اسے دیکھ کر خدا کی قسم ہمیں تو رشک آتا ہے ۔ غرض وہ خوش قسمت انسان اپنی انتہائی مرادوں کو پہونچ کر اس دنیا سے رخصت ہوا ۔ خیال چچا صاحب مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم و مغفور کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا ۔ کہ مبارک ہے وہ جو اس راستے سے آتا ہے ۔ سو الحمدللہ کہ ہمارے بزرگوں میں سے دوسرا یہ وجود اسی راستے سے گزرا ۔ ہم اپنے قلب کی انتہائی گہرائیوں کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں [illegible] اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ [illegible] عطا فرمائے اور [illegible] ۔ اللّٰھم آمین یا رب العالمین ۔ خاکسار مرزا [illegible] بیگ

واقعاتِ عالم پر نظر

اعمالِ حکومت کو مخلصانہ نصیحت (۲) روم کی وحشیانہ حرکات

۳۔ ہندو مہاسبھا اور مسلمان

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

بعض امور ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ہوشیار سازشی لوگ ان کو ایسے طریق سے پیش کرتے ہیں۔ کہ دانا کے ناداں بن جانے کی صورتیں وقوع میں آجاتی ہیں۔ ہر قوم کا لٹریچر ایسے عیاروں کی مثالیں پیش کرتا ہے۔ مگر تاریخ کا گہرا مطالعہ جہانبانی کے آزمودہ اصول۔ خدا ترس عامل کی ضرور رہنمائی کرتے ہیں۔ بشرطیکہ اُسے اپنی ذمہ داری کا احساس اپنی قوم کی نیک نامی۔ اپنے منصب و فرض کا پاس ہو۔

حکومتِ پنجاب ان دنوں مشکلات کا شکار ہے۔ ایک طرف مسٹر میکڈانلڈ کے فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت جاری ہے۔ دوسری طرف سکھ اور مسلمان ایک دوسرے سے برسر پرخاش ہیں۔ اور ہوشیار آریہ سماجی ہندو اس خلیج کو جو ان دونوں توحید پرست اقوام کے درمیان شہید گنج مسجد کے انہدام نے حائل کر دی ہے۔ وسیع کر رہے ہیں۔ ایسے وقت میں غرض پرست طبقہ جو احرار کے نام سے موسوم ہے اپنی شرارت اور سیاسی و ملی غداری سے کام لے رہا ہے۔ اور روزانہ جھوٹے الزامات اور بے بنیاد افواہیں دفتر "مجاہد" میں بنا کر احمدی جماعت کے خلاف اس لئے شائع کر رہا ہے۔ کہ عام مسلمان احمدی جماعت سے بدظن ہو جائیں۔ اور اس طرح ایک طرف "شیطانی حکومت" کے ہوا خواہوں (احمدیوں) کو (جنہوں نے "کشمکش و پنج" اور "پس و پیش" میں مبتلا پنجابی مسلمان کو جنگِ عظیم اور خلافت و ہجرت و کانگریس کی تحریک عدم تعاون کے نازک اوقات میں راہنمائی کر کے مصیبت سے بچا لیا تھا) کمزور کر دے اور دوسری طرف گذارہ کی واحد صورت یعنی دشمنانِ اسلام سے تحصیل زر کرے۔ اور غیر منظم قوم کی جیب پر ڈاکہ ڈال سکے۔ ہر مہذب حکومت کا ایسے موقع پر فرض ہے۔ کہ قوموں میں نفرت پیدا کرنے والے جھوٹے الزامات کی اشاعت کا بروقت انسداد کرے۔ اور سابرمتی آشرم سے روانہ ہوتے وقت ہی قانون شکنی کے چھوٹے سوراخ کو بند کر دے اور اسے دور پہونچ کر چشمہ نہ بننے دے۔ ورنہ وقت آئے گا۔ کہ فتنہ کی افواج دریا بنکر موجزن ہونگی۔ اور انکا مقابلہ مشکل ہوگا۔ پنجاب کی موجودہ فضا کو صاف کرنے کا صحیح علاج یہ ہے۔ کہ بجک سے اڑنے والے مادے یعنی مسلمان قوم میں چنگاریاں ڈالنے والے احراریوں کے ساتھ ان کے آنے والے مہدی کا سا سلوک کیا جائے۔ اور جو لوگ باغی مجاہد کہلانا باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔ انہیں وفا شعاری اور تباہی کے درمیان فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا جائے۔ ان کے پشت پناہ ہندو انگلستان کے دشمن عمال کو سزا دی جائے۔ اور احراری قائدین کو اے۔ بی کلاس کی امید سے مایوس کر دیا جائے۔ اور خدا تعالےٰ کے ہاتھوں قائم شدہ روحانی حکومت قادیان کی مخالفت ترک کر کے انگریزی انصاف کی روایات کو بلا قید اکثریت و اقلیت پھر تازہ کیا جائے اور غضب الٰہی کی آگ سے کھیلنے کی بجائے تلافیٔ مافات کا پانی استعمال کیا جائے۔ اور ایک بار پھر تجربہ کر کے دیکھ لیا جائے۔ کہ سلطان محمود کی دعائیں کس طرح سومنات کی متحدہ افواج کو شکست دیتی ہیں۔ اور بت پرستی کی بجائے بُت شکنی اصنام کے پیٹ سے کس قدر قیمتی زر وجواہر نکال کر پیش کرتی ہے:۔

(۲)

جنرل دابب پاشا ترکی جرنیل جنگ آزمودہ اور اطالین۔ طرابلس جنگ کے چشم دید مظالم کے شاہد ہیں۔ اور ابی سینیا کے جنوبی میدان کارزار میں مشیر جنگ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ ایسے وقت جبکہ جنرل ڈی بانو اور مسولینی حبشہ کو چند روز میں ہڑپ کر جانا معمولی بات سمجھتے تھے۔ عقاب جو یخ مسلمان ترک جنرل نے اطالین بربادی کی پیشگوئی کی تھی۔ اور الفضل نے ان کالموں میں جنگ کے مستقبل کا وہ نقشہ کھینچا تھا۔ جو اس وقت مارشل بدوگلیو کی بد دل مصائب آشنا صحرا و صخرہ پیما یاد وطن پر اداس اور سیاہ حبشی کی سخت مقاومت سے روشناس افواج کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ ابی سینین جنگ نے روم کی تہذیب کا دیوالہ نکال دیا ہے اور مصری ہلال احمر اور سویڈش صلیب احمر پر ہوائی جہازوں کی گولہ باری نے دنیا کو بتا دیا ہے۔ کہ اٹلی انسانیت کی دشمن اور وحشیانہ حرکات کی مرتکب ہے۔ یوروپین ذرائع سے صرف یورپین لوگوں پر مظالم کی داستانیں شائع ہوتی ہیں۔ مگر کوئی نہیں لکھتا۔ کہ صوفی پیشوایان مذہب کو دار پر لٹکا یا گیا ہے۔ اور مساجد و گرجاؤں کا احترام مدنظر نہیں رکھا۔ آج دوسری جگہ الفضل کے خاص نامہ نگار کا ایک مراسلہ شائع کیا جاتا ہے۔ اور احمدی مجاہد جو ہندوستان سے ہجرت حبشہ کی یاد کر کے عساکر نجاشی میں شامل ہے۔ دل ہلا دینے والا چشم دید بیان شائع کرتا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ پوپ کے شہر کی تہذیب نے مذہبی خدمتگذاروں اور شفاخانوں کو بمباری کا نشانہ بنا کر عورتوں اور سول آبادی کا خون کر کے اور زہریلی گیس کے استعمال سے حبشہ میں جا کر وہ سفید قدیم حبشی وحشی بنکر دکھا دیا ہے۔ جو چلتے ہوتے زندہ جانور کا گوشت کاٹ کر کھا جاتے تھے اور مسولینی کے لشکر نے اپنی وحشیانہ حرکات سے آسمانی عذاب اور دنیوی لعنت کو قریب کر لیا ہے۔ جنگ کا پہلا دور ختم۔ دوسرا دور شروع ہے۔ اور ظالم اپنی وحشیانہ حرکات کی سزا پانے کو ہے۔ اور اصحاب الفیل کا واقعہ معمولی تغیر سے تاریخ میں اعادہ کیا جانے والا ہے:۔

(۳)

پونا میں ہندو مہاسبھا کا اجلاس اس حقیقت کو بے نقاب کر چکا ہے۔ جو مسلمان اور ہندو وطن پرستوں سے اب تک پوشیدہ تھی۔ ہم نے امراؤتی و ناگپور میں برار کے ہندو لیڈروں اور ناسک میں ڈاکٹر کرتی شنکر آچاریہ سے ملاقات کی۔ اور اچھوتوں کے مشہور لیڈر شری مہنت پاون داس جی سے تبادلہ خیالات کیا۔ ہندو پریس کی تحریروں مہاسبھا کے نمائندوں پنجابی نانک چند اور مہاراشٹری مونجے کی اندرونِ ہند و سمندر پار کی تقریروں کو سُنا۔ گاندھی جی کی خاموشی مگر اسلامی حیدرآباد کے قریب اچھوت ادھار مرکز وار دھا میں قائم کرنے کے عملی قدم کو بہ نظرِ غائر دیکھا۔ اور جو کچھ ہندو راج کے منصوبوں میں احمدی مصنف نے لکھا ہے۔ اس کے لفظ لفظ پر یقین ہو گیا۔ مگر غلطی خوردہ مسلمانوں کو سمجھ نہ آئیگا افسوس ہر جگہ ہمارے دفن سینہ میں گہرا دفن ہوا۔ اب واضح ہو چکا ہے۔ کہ ہندو سیاسین کی اکثریت جرمن ہٹلر کی ذہنیت رکھتی ہے۔ اور وہ دیانندی تعلیم کو ہندوستان کی سیاسی بہبودی کا واحد ذریعہ سمجھتی ہے۔ اس خیال کے ہندو کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہے اپنی دلیل اور نہایت قوی دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ جب مسلمانوں کا مذہب اور ان کا عمل اور ان کا اعتقاد کہ ان کے مہدی کی آمد پر تمام غیر مسلموں کو جبرًا مسلمان بنایا جائے گا۔ اور ہندو کو غلام ہو کر رہنا پڑیگا پڑوسی کو پناہ نہیں دیتا۔ تو پھر ان کا کیا حق ہے۔ کہ وہ ہندو سے اس کے خلاف امید رکھیں۔ پس مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اب غیر اسلامی ملائے یہود سے لئے ہوئے عقائد کو ترک کر دیں۔ اور احراری روش کو چھوڑ کر احمدی طریق اختیار کریں۔ اور وطن پرستی صحیح جذبات کا اظہار کر کے احرار کی بجائے مسلمان ہونے کا اعلان کریں۔ اور ہندو مہاسبھا کا صحیح اور عملی مقابلہ کریں۔ جو قادیان کی قیادت کے سوا ہرگز کسی اور شکل میں نظر نہیں آتا:۔

احرار مسلمانوں کے اتحاد کے مخالف ہیں

اسلامی ممالک کی آزادی کے حامی سکھ اور ہندو

اشاعت دیروزہ میں ہم عرض کر چکے ہیں کہ احرار کو مسلمانوں کے اتحاد اور مسلمانوں کی یکجائی و یک جہتی سے کیوں نفرت ہے۔ لیکن مولانا مظہر علی صاحب کو اصرار ہے کہ ہم ان کے سامنے ان لوگوں کی فہرست پیش کریں۔ جنہیں ہم آئندہ انتخابات میں کامیاب بنانا چاہتے ہیں یہ بات سمجھ میں نہ آئی کہ ہم سے اس فہرست کی طلب گاری کے متعلق مولانائے محترم کو کیوں اضطراب ہے؟ ہم نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ اب بھی عرض کرتے ہیں کہ ہمارا اصل مقالہ کسی پارٹی کی حمایت یا مخالفت کے لئے نہیں لکھا گیا تھا۔ بلکہ مدعا محض یہ تھا کہ مسلمان اکٹھے رہیں متحد رہیں۔ احرار نے جب سیالکوٹ کانفرنس میں وہ قرارداد منظور کی تھی۔ جس میں "رجعت پسندوں" کے مقابلے کا تہیہ فرمایا تھا اس وقت بھی ہم نے یہی کہا تھا اور جب کانگرس کی جوبلی میں شرکت کا اعلان فرمایا گیا تھا تو اس وقت بھی یہی عرض کیا تھا۔ "سول" کے مقالہ نگار نے اپنے انداز میں اس بحث کو چھیڑا تو ہمیں پھر اس مسئلہ کے متعلق گزارشات پیش کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ہم نے مقالہ نگار مذکور کی تحریر میں سے صرف وہ حصے لئے جو ہمارے پیش نظر مقصد کے ساتھ تعلق رکھتے تھے مولانا مظہر علی صاحب کی دوراندیشی اور دوربینی کو اس میں بھی خاص راز نظر آیا تھا۔

یہ بات ہر مسلمان کی توجہ کے قابل ہے کہ دعویٰ تو ہے اسلامیت کا۔ دعویٰ تو ہے اس بات کا کہ احرار مسلمانوں کے خادم ہیں۔ لیکن جب مسلمانوں کے اتحاد کی دعوت دی جائے تو جھٹ آہ و فغاں برپا کر دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ جائز اسلامی حقوق اور ان کے لئے قوت عمل کی تشکیل بھی گوارا نہیں۔ لیکن کانگرس سے ہزار اختلافات ہوں تو ان کے باوجود اس کی جوبلی میں بلاتکلف شرکت ضروری ہے۔ گویا رب کے لئے "رعایت" منظور ہے مگر مسلمانوں کے لئے قطعاً کوئی "رعایت" منظور نہیں۔ کیا اچھی اسلامیت ہے۔ اور کیا اچھی اسلام پرستی ہے۔ ہاں صاحب! تو شہید گنج کو ڈھا دینے والے سکھوں کی قانونی حفاظت کرنے والی حکومت سے تو آپ نے عدم تعاون فرمایا۔ اور اسے اوج کمال پر پہنچا دیا۔ لیکن شاید آپ کو یاد نہیں رہا کہ جس کانگرس کی گولڈن جوبلی میں شرکت کا اعلان بے تابی اور اضطراب کے عالم میں فرما دیا گیا تھا۔ کبھی اس کی نسبت خیال فرمایا ہے۔ کہ اس نے اب تک اپنی گولڈن جوبلی سے قبل یا گولڈن جوبلی کی خوشی میں یا آپ کی شرکت کی ممنونیت میں منہدم شدہ مسجد کے لئے کون سا قدم اٹھایا اور اس باب میں مسلمانوں کے حق یا سکھوں کے ناحق کے سلسلے میں کیا تدابیر اختیار کیں؟ لیکن معاف فرمایئے ہم نے یہ سوال کرنے میں غلطی کی۔ آپ تو پہلے ہی ارشاد فرما چکے ہیں کہ آزادی عرب اور آزادی ایشیا کے لئے کانگرس اور احرار کی مجاہدانہ ترکتاز کو روکنے والے ہم لوگ ہیں۔ لامحالہ شہید گنج کے سلسلے میں بھی آپ کے اور کانگرس کے اقدام میں رکاوٹ پیدا کرنے کے ذمہ دار ہم ہی ہوں گے۔ اور ۱۹۲۶ء میں جب پہلی مرتبہ سرحد کی اصلاحات کا مسئلہ اسمبلی میں پیش ہوا تھا۔ تو غالباً پنڈت موتی لال نہرو کی سوراج پارٹی سے ہم نے ہی درخواست کی تھی کہ مہربانی فرما کر اصلاحات سرحد کی تائید نہ فرمائی جائے۔

لیکن ہمارا آج کا مقالہ ان مباحث سے تعلق نہیں رکھتا۔ ہم خود مولانا مظہر علی صاحب سے یہ پوچھنے کے منتظر بیٹھے تھے۔ کہ آپ مہربانی فرما کر یہ واضح کر دیں کہ سیالکوٹ کانفرنس میں "رجعت پسندوں" کے مقابلے کے لئے آپ نے "مجاہدین" کے جن عساکر قاہرہ کو حرکت میں لانے کی تجویز فرمائی تھی، ان عساکر کے پنجابی قائدین کون کون سے ہیں؟ آزادی ہند۔ آزادی عرب آزادی ایشیا اور بحالی شہید گنج کے لئے پنجاب کے جن ہندوؤں اور سکھوں پر آپ کی نظریں جمی ہوئی ہیں، مہربانی فرما کر ان میں سے دو چار کے نام بتا دیں۔ منگل سنگھ صاحب اکالی، ماسٹر تارا سنگھ صاحب، گیانی شیر سنگھ صاحب یا اور کون سے سکھ ہیں جن سے ملنے اور متحد ہونے کے اضطراب میں آپ کو مسلمانوں کی وحدت، مسلمانوں کی یکجائی اور مسلمانوں کی یک جہتی بری معلوم ہوتی ہے اور آپ مسلمانوں سے انقطاع کے لئے مضطرب بیٹھے ہیں؟ ہم نے صرف ایک اصول پیش کیا تھا کہ مسلمان متحد رہیں۔ اور اس اتحاد کے بعد جن لوگوں کو کونسل میں لانا چاہیں لے آئیں خواہ وہ تمام کے تمام احرار ہوں یا تمام کے تمام حسب تعبیر احرار "برطانوی پالیسی کے دست راست" ہوں۔ لیکن جو کچھ کیا جائے متحد ہو کر کیا جائے اس لئے ہم سے آئندہ انتخابات کے امیدواروں کی فہرست کا مطالبہ بے جا ہے۔ البتہ مولانا مظہر علی صاحب کو ان ہندوؤں اور سکھوں کی فہرست ضرور پیش کرنی چاہیئے۔ جو پنجاب میں ان کے عالمگیر سیاسی مقاصد کے مؤید ہیں یا ان اقتصادی سکیموں کے حامی ہیں جن پر صوبے کی زیادہ تر غریب آبادی کی فلاح کا انحصار ہے۔ ہمیں پنجاب میں صرف ایک "کانگرسی پارٹی" کا علم ہے۔ وہ لالہ لاجپت رائے کی "سوراج پارٹی" تھی۔ اس کی نسبت ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ جب ساہوکارہ بل کونسل میں پیش ہوا تھا۔ تو سوراج پارٹی "واک آوٹ" کر چکی تھی۔ لیکن لالہ لاجپت رائے نے ساہوکارہ بل کی مخالفت کے لئے اپنی اس "سوراج پارٹی" کو بطور خاص اجلاس کونسل میں شمول کی اجازت دلائی تھی۔ اور اگر ہمارا حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو یہ لوگ شملہ کے اجلاس میں شریک ہو کر ساہوکارہ بل کی مخالفت میں ووٹ دے آئے تھے۔ کیا اس "سوراج پارٹی" کے احیا کا خیال ہے؟ یا کیا لالہ دنی چند انبالوی مولانا مظہر علی صاحب کے پیش نظر ہیں جن کے بعض مضامین کے سلسلے میں سب سے پہلی مرتبہ مسلمانان پنجاب میں سے مولانا مظہر علی صاحب نے "فرقہ داری" پر مضامین لکھے تھے؟ یا کیا رچی رام صاحب ہی مولانا مظہر علی کے مقصود خاص ہیں جنہوں نے پنجاب کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں فرمایا تھا۔ کہ یا تو مسلمان سر فضل حسین کی پالیسی کی مخالفت کریں (جو اس زمانے میں پنجاب میں وزیر تعلیم تھے) یا سمجھ لیا جائے کہ کانگرس کا خاتمہ ہے؟ یا کیا ڈاکٹر ستیہ پال مولانا مظہر علی کی محبوبیت کا مرکز ہیں جنہوں نے ۱۹۲۶ء کے انتخابات میں پنڈت موتی لال نہرو کی تجویز کے مطابق "سوراجیہ" اخبار جاری کر لینے کے باوجود شکست کھائی تھی؟ بہرحال ہم اس بات کے منتظر رہیں گے کہ مولانا مظہر علی صاحب ان سکھوں اور ہندوؤں کی فہرست پیش فرمائیں جن کے ساتھ اتحاد کا اضطراب احرار کو دوسرے مسلمانوں سے منقطع ہونے کی ترغیب دلا رہا ہے۔ اور جو آزادی عرب یا آزادی ممالک اسلامی یا رفاہ و ترقی مسلمین یا آزادی ہند میں ان کے ہم نوا بن سکتے ہیں۔ یا ان اقتصادی سکیموں کی تائید کر سکتے ہیں۔ جنہیں صوبے کی غریب آبادی کی فلاح کے لئے عام طور پر ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہمیں اپنی اختیار کردہ پوزیشن پر نظر ثانی کرنے کا اچھا موقع مل جائیگا۔

(انقلاب ۱۴ جنوری)

رشتہ کے حاجتمند اصحاب کو اطلاع

میرے علم میں چند معزز گھرانوں کی لڑکیوں کے رشتے ہیں۔ جن کے لئے ان کے ہم پایہ برسر روزگار رشتوں کی ضرورت ہے۔ جو اصحاب نکاح کے حاجت مند ہوں۔ وہ اپنے متعلق ضروری کوائف جلد نظارت ہذا میں بھیج کر ممنون فرمائیں۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

ضروری اعلان

ایک دوست شیخ محمد اسمعیل صاحب احمدی ٹڈھر رانجھا آٹا پیسنے کی مشین کسی ایسے مقام پر لگا کر کام کرنے کے خواہش مند ہیں۔ جہاں کام بکثرت مل سکے اگر دوست کسی جگہ ایسی مشین کی ضرورت سمجھتے ہوں۔ اور وہاں کام بھی بکثرت مل سکتا ہو۔ تو انہیں ٹڈھر رانجھا ضلع ہوشیارپور کے پتہ پر اطلاع فرما دیں۔ نیز اس اطلاع کی ایک نقل نظارت ہذا میں بھی ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

ناظر امور عامہ

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

۱۶ دسمبر سے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء تک کی مختصر رپورٹ

تبلیغ بذریعہ مجاہدین

۲۵ مجاہدین حسب سابق تبلیغ احمدیت کا کام اپنے نئے منتقل مرکزوں میں سرانجام دیتے رہے۔ سوائے ان ایام کے جن میں انہوں نے سالانہ جلسہ میں شرکت اختیار کی۔ ایک خاصی تعداد غیر احمدی احباب کی ان کے ہمراہ آئی جن میں سے بعض نے بیعت بھی کی۔

مجاہدین نے متفرق طور پر اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں تبلیغ کی۔ دفتر ہذا میں باقاعدہ طور پر اپنی اپنی رپورٹیں بھیجنے والے مجاہدین کی تعداد ۷ ہے۔

تبلیغی ٹریکٹ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کے تحریر فرمودہ ٹریکٹ اب صرف ان ہی اصحاب کو روانہ کئے جائینگے جو خاص طور پر ان ٹریکٹوں کے لئے جو اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں اپنی اپنی درخواستیں دفتر تحریک جدید کو روانہ فرمائیں گے۔ احباب مطلع رہیں۔

دینی تعلیم کی درسگاہیں

مخلوق خدا کی فلاح و بہبودی کے لئے مفت دینی تعلیم مختلف درسگاہوں میں دینے کا طریق بذریعہ مستقل وقف کنندگان زندگی جاری ہے لوگ حسب استعداد برابر مستفیض ہو رہے ہیں

تبلیغ بیرون ہند

وقف کنندگان زندگی میں سے صرف چھ مبلغین بیرونی ممالک میں تبلیغی جدوجہد میں مشغول ہیں۔ اور قابل اشاعت اقتباسات ان کی رپورٹوں کے اخبار الفضل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں فی الحال بارہ مبلغین وقف کنندگان زندگی میں سے بیرونی ممالک میں جانے کے لئے اپنے کورسوں کی تکمیل میں منہمک ہیں اور اپنی روزانہ رپورٹ کارکردگی چوبیس گھنٹہ دفتر تحریک جدید میں روانہ کرتے ہیں ان احباب نے نہایت ہی تندہی سے اپنے فرائض جلسہ سالانہ سرانجام دئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

بورڈنگ تحریک جدید

طلباء کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کا کام بذریعہ ایک سپرنٹنڈنٹ اور ایک ٹیوٹر حسب سابق جاری ہے۔ احباب اپنے بچوں کو تحریک جدید کے ماتحت بورڈنگ میں داخل کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔ ان بچوں نے رات اور دن ایک کر کے سالانہ جلسہ میں کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ احباب ان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان شریف میں مغرب کے قریب بورڈنگ کا معائنہ فرمایا۔ اور ۵۰ بچوں کے ہمراہ افطاری کی۔ اور ضروری ہدایات ارشاد فرمائیں۔ ۲۴ دسمبر ۳۵ء کو آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک تقریر بچوں کے سامنے کی اور مفید نصائح فرمائیں۔

پراپیگنڈا

عربی۔ اردو۔ سندھی اور انگریزی زبان میں بذریعہ پانچ اخبارات پراپیگنڈا کام حسب سابق جاری ہے۔ حلقہ اثر وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے

خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں دفتر تحریک جدید نے ۱۱۶ خطوط روانہ کئے۔ جس میں ۲۴ لوکل خطوط تھے مختلف احباب سے براہ راست ۶۹ خطوط موصول ہوئے

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

استاد کی ضرورت

علاقہ راجپوتانہ میں ایک جگہ بچوں کو ابتدائی تعلیم دینے کے واسطے ایک معلم کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس علاقہ میں جانا چاہیں۔ وہ مجھے اطلاع دیں نیز یہ بھی لکھیں۔ کہ کم از کم کس قدر گذارہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار مفتی محمد صادق۔ قادیان

مسٹر مظہر علی اظہر کا عجیب و غریب نظریہ

لکھنؤ کے روزانہ اخبار حق کی دلچسپ تنقید

معاصر محترم حق لکھتا ہے مولانا مظہر علی صاحب اظہر نے نفاق بین المسلمین کی حمایت میں جو نظریہ پیش کیا ہے ضرورت اس کی ہے کہ اس نظریہ کو فوراً فریم کرا کے ہر مسلمان اپنے گھر میں آویزاں کرے۔ اور خود مولانائے موصوف اس نظریہ کی رجسٹری کرا کے اس کے جملہ حقوق اپنے نام محفوظ کرا لیں۔ ورنہ ممکن ہے کہ اسی نظریہ کو کوئی اور صاحب اپنی طرف سے پیش کر کے اس کا سہرا اپنے سر لے لیں۔ اور مولانا کا اظہر من الشمس نظریہ جو یقیناً آپ ہی کے دماغ سے مظہر ہوا ہے۔ کسی اور کا ہو جائے لہٰذا ہر ممکن احتیاط کی ضرورت ہے

مولانا فرماتے ہیں کہ اگر مسلمانوں نے باہمی اتحاد کی کوشش کی تو ہندو بھی یہی کریں گے اور سکھ بھی یہی کریں گے۔ اور اس طرح مسلمانوں کے باہمی اتحاد سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ دوسرے یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ اقلیتوں نے بہت بڑے بڑے کام کئے ہیں دیکھا آپ نے یہ وہ سیاسی نکتہ ہے جو آج تک نہ تو مسٹر محمد علی جناح کے ایسے منفرد سیاسی دماغ میں آیا تھا۔ اور نہ کسی دوسرے ماہر سیاست نے اس دور کی کوڑی کو خواب میں دیکھا تھا۔ اب تک ہر ایک اپنی عقلمندی سے یہی رونا رو رہا تھا۔ کہ چونکہ مسلمان اپنے باہمی نفاق کو دور نہیں کرتے۔ لہٰذا کامیابی کی امید ہی فضول ہے یہ کسی کو نہیں معلوم تھا کہ مسلمانوں کی فلاح باہمی نفاق میں۔ جوتیوں میں دال بٹنے میں۔ نفسی نفسی میں اور اقلیت میں مضمر ہے اب جو غور کیجئے تو اندازہ ہوتا ہے کہ واقعی مولانا بالکل بجا فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو بھول کر بھی آپس میں متفق اور متحد نہ ہونا چاہئیے

بقول مولانا کے ضرورت اس کی ہے کہ مسلمان آپس میں دست و گریبان رہیں۔ اور ان میں کا ہر فرد اپنے دوسرے اسلامی بھائیوں سے سر پھٹول میں مصروف رہے۔ تاکہ سکھ اور ہندو باہمی نفاق کی یہ مثال دیکھ کر خود بھی متحد نہ ہوں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس طرح مسلمان پرائی بدشگون پر اپنی ناک کٹا بیٹھیں گے اور نکشا حیا بے احوال کے مصداق زندگی بسر کریں گے۔ مگر غور تو کیجئے یہ کتنی بڑی بات ہے۔ کہ یہ جو سکھ مسلمانوں کے دیکھا دیکھی آپس میں شیر و شکر ہوئے جاتے ہیں اور ہندو آپس میں مل رہے ہیں۔ اس کا یقیناً سدباب ہو جائے گا ہندوؤں کی مرکزی اور متحدہ طاقت کو توڑنے اور سکھوں کا شیرازہ منتشر کرنے کے لئے بہترین نقشہ جنگ یہی ہے کہ مسلمان انتشار اور افتراق کی بدترین مثال پیش کریں اور اپنی اس جنگ میں مولانا مظہر علی اظہر کو آفیسر کمانڈنگ بنا لیں تو یہ سمجھ لیجئے کہ "جا بابا فتح ہے۔"

مولانا مظہر علی صاحب اظہر کی اس تجویز پر بہت سے لوگ ہنسیں گے۔ اور بغیر سمجھے بوجھے اس سیاسی نکتہ کا مضحکہ اڑائیں گے مگر مولانا کو مسلمانوں کے اس جہل سے مایوس اور بددل نہ ہونا چاہئیے۔ البتہ اپنی اس قسم کی بیش قیمت تجاویز کو یوں بے دھڑک آئندہ پیش نہ کرنا چاہئیے۔ ورنہ اندیشہ اس کا ہے کہ مسلمانوں کی یہ ناسمجھ قوم ان کا واقعی مذاق اڑائے گی۔ اور ان پر تالیاں پٹ جائیں گی۔ البتہ ایک بات پرائیویٹ طور پر ہم مولانا سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ اس نفاق بین المسلمین کی تجویز کے ذہن میں آنے سے قبل مولانا کو دوران سر یا گرانی معدہ یا اسی قسم کی دماغ پر اثر ڈالنے یا معدہ کے انجرات کو دماغ تک پہنچانے کی کوئی شکایت تو نہیں تھی۔ اس لئے کہ اس قسم کی باتیں ایسے ہی مواقع پر ذہن میں آیا کرتی ہیں بہرحال مولانا کو دنیا کے ... دن سے خالی الذہن ہو کر اپنی اس تجویز کو عملی جامہ میں لانے کی کوشش کرنا چاہئیے۔ ع

خلقے پس دیوانہ و دیوانہ بکارے

(۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء)

اڑیسہ اور بنگال کے تبلیغی سفر کے مختصر حالات

یہ تبلیغی سفر میں نے ۲۲ / ۱۱ / ۳۵ کو کندراپاڑا (ضلع کٹک) سے شروع کیا۔ اور ۹ / ۱ / ۳۶ کو ڈھاکہ شہر میں ختم کیا۔ کندراپاڑا سے کٹک۔ بھدرک۔ بالاسور۔ کھڑگپور۔ میدناپور۔ پنگلوڑا۔ کولاگھاٹ اُلوڑیا۔ بلج بج۔ کلکتہ تک مشہور شہر راستہ میں آئے۔

پھر کلکتہ سے دمدمہ۔ بنگاؤں۔ جیسور۔ ماگورا۔ فرید پور۔ نواب گنج۔ کالاکوپا۔ ڈھاکہ تک مشہور شہر آئے۔ بھدرک ۱۱ دن اور کھڑگپور ۷ دن کلکتہ ۱۰ دن۔ ضلع جیسور ۸ دن قیام کیا۔ متواتر سفر صرف ۱۸ دن کیا۔ بعض جگہوں پر راستہ بہت دشوار گزار آیا۔ ۳۲ دریا راستہ میں آئے۔ جن کو کشتی سے عبور کرنا رہا۔ ۷۷ شہروں اور گاؤں میں ٹھیر کر ٹریکٹس تقسیم کرکے اور لیکچر دے کر تبلیغ احمدیت کی۔

ڈھاکہ میں ہم خان بہادر مولوی ابوالہاشم خان چوہدری احمدی انسپکٹر آف سکولز کے ہاں مقیم ہوئے۔ میرے ہمراہی عزیز احمد صاحب احمدی موضع شاروشونہ ضلع جیسور سے میرے ساتھ ہوئے۔ فرید پور اور ماگورا شہر میں ۸-۸-۱۰-۱۰ مولوی صاحبان سے مباحثے ہوئے۔ دیہاتوں کے مسلمانوں نے پیغام احمدیت سُن کر خوشی کا اظہار کیا۔

(خاکسار محمد حنیف احمدی آل انڈیا سائیکل ٹورسٹ بڑی مشنری)

ایک استاد کی ضرورت

نظارت تعلیم و تربیت کو ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو ایک معزز آدمی کے بچوں کو عربی تعلیم دے سکے۔ وہاں کی جماعت کی تعلیم و تربیت کر سکے۔ اور تبلیغ کا بھی شوق رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں مع تصدیق عہدیداران ارسال فرمائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

معماروں وغیرہ کے لئے نادر موقع!

جو احباب فٹروں۔ وائرمینوں اور معماروں کے کام سے بخوبی واقف ہوں۔ اور بیرونی ممالک میں جانے کے لئے تیار ہوں۔ ان کے کام کے لئے ایک نادر موقع نکلا ہے۔ ایسے احباب اپنی اپنی درخواستیں مع تصدیق مقامی عہدیداران جماعت کے جلد نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی متعلی ولد تمیرا ذات سرگانہ سکنہ بگھڑی تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۷ / ۳ / ۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ / ۱۲ / ۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سمائل خان ولد زیادہ خان ذات برچ سکنہ شاری تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۷ / ۳ / ۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ / ۱۲ / ۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی اللہ یار ولد کمید ذات کاٹھیہ سکنہ کالووالہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۹ / ۳ / ۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹ / ۱۲ / ۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی اللہ یار ولد بہادر ولیداد ولد ہمند ذات کملانہ سیال سکنہ جلال پور کملانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶ / ۳ / ۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی اہم خبریں

لنڈن ۱۸ جنوری - انگلستان کے مشہور شاعر مسٹر رڈیرڈ کپلنگ جو کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ آج انتقال کر گئے۔

روما ۱۸ جنوری - ڈیسی کے قریب ایمبولینس پر بم باری کے متعلق اطالیہ نے اعتراف کر لیا ہے - اطالوی طیاروں نے دو کیمپوں پر بم باری کی - اطالیہ کا بیان ہے - کہ اگر ایمبولنس کو بموں نے نقصان پہنچایا - تو یہ ان کی اپنی غلطی تھی - کیونکہ ریڈ کراس کے قوانین کے مطابق طبی وفدوں کو فوجی سپاہیوں کے ساتھ قیام نہیں کرنا چاہیئے۔

کوئٹہ ۱۸ جنوری - کل صبح کو کوئٹہ میں زلزلہ کا شدید جھٹکہ محسوس کیا - جو چھ سیکنڈ تک جاری رہا - لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

کراچی ۱۸ جنوری - مقامی ہندو سبھا نے سید محمد اسلم بیرسٹر پر جنہوں نے عبد القیوم قاتل نتھو رام کے مقدمہ کی پیروی کی تھی استغاثہ دائر کر رکھا تھا - ہائی کورٹ نے سید محمد اسلم کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔

کوئٹہ ۱۸ جنوری - موسم کی خرابی اور برف باری کی وجہ سے کوئٹہ میں کھدائی کا کام پھر ملتوی کر دیا گیا ہے - اس وقت تک ۲۵ لاکھ سے زائد مالیت کی اشیاء برآمد ہو چکی ہیں - اور لاشوں کی کل تعداد ۹۷۷ تک پہنچ چکی ہے۔

لنڈن ۱۸ جنوری - جاپان کی علیحدگی کے باوجود بحری کانفرنس کا اجلاس جاری ہے کانفرنس نے اس بات پر اتفاق کیا - کہ تمام حکومتوں کو قبل از وقت اپنے اپنے بحری پروگرام سے ایک دوسرے کو مطلع کرنا چاہیئے۔

نئی دہلی ۱۸ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ مس میو کی کتاب "فیس اوف مدر انڈیا" کی ہندوستان میں درآمد ممنوع قرار دی گئی ہے۔

بمبئی ۱۸ جنوری - مسٹر شاہ پور جی سکلاتوالہ سابق ممبر پارلیمنٹ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے ہیں۔

لکھنؤ ۱۸ جنوری - سر تیج بہادر سپرو یوپی لیجلیٹو کونسل کے رکن نامزد کئے جانے والے ہیں - کیونکہ کونسل میں بیروزگاری کے متعلق جس کمیٹی کی رپورٹ پر غور ہو گا - آپ اس کے صدر تھے۔

نئی دہلی ۱۸ جنوری - انڈین ڈپٹیشن کمیٹی نے ۲۰ جنوری کو اپنی رپورٹ پر دستخط کر دیئے

نئی دہلی ۱۸ جنوری - اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پنڈت کرشن کانت مالویہ ایم ایل اے نے ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے - کہ اسمبلی کے سرکاری اور غیر سرکاری ارکان کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے - جو دہشت انگیزی کے مسئلہ کی مکمل تحقیقات کرے۔

لنڈن ۱۸ جنوری - ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم بیمار ہو گئے ہیں - آج کا سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ گذشتہ شب بلیٹین میں جس تشویش کا اظہار کیا گیا تھا - وہ ابھی تک قائم ہے - آخری تار مظہر ہے - کہ آپ کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ملک کے تمام سرکردہ ڈاکٹروں کو بلایا جا رہا ہے

نئی دہلی ۱۸ جنوری - یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے - کہ ۳۷-۱۹۳۶ء کے بجٹ میں کوئٹہ کی از سر نو تعمیر کے لئے ایک کروڑ روپیہ منظور کیا جائے گا - اگرچہ سرکاری عمارتوں کو تعمیر کرنے کے لئے دس کروڑ روپے کی ضرورت ہو گی - لیکن یہ خرچ کئی سالوں تک پھیلا دیا جائے گا۔

امرت سر ۱۸ جنوری - امرت سر میں شہید گنج کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت سید جماعت علی شاہ صاحب منعقد ہو رہا تھا - کہ شیخ غلام محی الدین کی قیادت میں ایک جلوس اس جگہ پہنچا - جہاں اجلاس بند کمرے میں ہو رہا ہے وہاں شیخ غلام محی الدین نے تقریر کی - جس میں کانفرنس کے اکثر نمائندوں کو سرکار پرست اور رجعت پسند کہا - پولیس نے اس مجمع کو منتشر کر دیا

کراچی ۱۸ جنوری - چمن میں ابھی تک زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں - بہت سے دوسرے شہروں میں چلے گئے ہیں - سرکاری ملازمین اور فوج کو خیموں میں رکھا گیا ہے۔

پیرس ۱۸ جنوری - فرانسیسی سفیر متعینہ برلن نے جرمنی سکرٹری اوف سٹیٹ کو انتباہ کیا ہے - کہ جرمنی رائن لینڈ کے علاقہ سے کوئی واسطہ نہ رکھے - اگر جرمنی نے اس علاقہ میں فوج رکھی - تو فرانس فوجی کارروائی کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

روم ۱۸ جنوری - سویڈن گورنمنٹ نے سویڈش ریڈ کراس پر بمباری کے خلاف پروٹسٹ کیا تھا - اس کا جواب مولینی نے نہایت متکبرانہ انداز میں دیا ہے - چنانچہ اس نے اپنے جواب میں جو سویڈن گورنمنٹ کو پہنچایا گیا لکھا ہے - کہ جو شخص کسی صورت میں بھی جنگ میں شریک ہو - اسے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سٹاک ہالم ۱۸ جنوری - حکومت سویڈن کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ حکومت سویڈن نے اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی پر پابند رہنے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔

عدیس ابابا ۱۸ جنوری - اطالویوں کا دعویٰ ہے - کہ ڈولو کے نزدیک اس دستہ کی فوجیں پسپا ہو گئیں اور چار ہزار حبشی ہلاک ہوئے لیکن حبشہ کا سرکاری بیان اس دعوے کو بالکل لغو اور بے بنیاد قرار دے رہا ہے۔

شنگھائی ۱۸ جنوری - ہونان کے صوبہ کے تیس ہزار اشتراکیوں نے دفعتہً کیوچو پر ہلہ بول دیا - چینی افواج کا دعوے ہے - کہ انہوں نے دو ہزار اشتراکیوں کو ہلاک کر دیا ہے - اشتراکیوں نے متعدد شہروں پر قبضہ کر لیا ہے - کیو یانگ پر ان کی یورش کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

روما ۱۸ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ جنگ گنلڈ دریا میں پانچ ہزار حبشی ہلاک ہوئے - تعاقب جاری ہے - قیدیوں اور سامانِ جنگ پر قبضہ کیا جا رہا ہے۔

بمبئی ۱۸ جنوری - گورنر بمبئی نے بمبئی کونسل کی میعاد میں ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک توسیع کر دی ہے۔

ڈربن ۱۸ جنوری - سر سید رضا علی ایجنٹ گورنر جنرل نے نمائندہ پریس کو ایک بیان دیا جس میں لکھا ہے - کہ اپنی مجوزہ شادی کے متعلق وہ عنقریب سرکاری اعلان شائع کریں گے - کیونکہ اخبارات نے اس کے متعلق بہت غلط بیانی کی ہے۔

بمبئی ۱۸ جنوری - آج ڈاکٹروں نے گاندھی جی کے دو اور دانت نکال لئے اب انہیں کامل آرام ہے

لنڈن ۱۸ جنوری - حکومت اٹلی کو مطلع کیا جا رہا ہے - کہ خرطوم کے نزدیک جو ہوائی جہاز گر پڑا تھا اس کو اور اس کے چار ہوا بازوں کو نظر بند کر دیا گیا ہے

اجمیر ۱۸ جنوری - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ اجمیر کی درگاہ سے بارہ ہزار روپے کا سونا گم ہو گیا ہے - کمشنر نے خود درگاہ کا معائنہ کیا - پولیس ایک فقیر کی جس پر چوری کا شبہ کیا جاتا ہے تلاش کر رہی ہے

لاہور ۱۸ جنوری - آج صبح گوردوارہ ڈیرہ صاحب سے پانچ سکھوں پر مشتمل ایک جتھہ نکلا - جسے گرفتار کر کے سنٹرل جیل پہنچا دیا گیا حسب معمول ملزمان کو سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک ایک دن قید محض کی سزا دی گئی۔

بلدیہ ۱۸ جنوری - بلدیہ لاہور کے ایک رکن نے صدر کو دو ریزولیوشن بھیجے ہیں جن میں مطالبہ کیا گیا ہے - کہ شہر کے اندر کوئی شخص سائیکل پر سوار نہ ہو - اور نہ کوئی شخص چھت کے اوپر پتنگ بازی کرے۔

نئی دہلی ۱۸ جنوری - اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کئے جانے کی توقع ہے - ریزولیوشن میں اس بات پر زور دیا گیا ہے - کہ سکھوں پر کرپان کی لمبائی کے متعلق کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیئے - اور ہندوستان میں ایک ہی قواعد کا اطلاق ہونا چاہیئے۔

امرت سر ۱۸ جنوری - مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام شہید گنج کانفرنس کا اجلاس شروع ہے - پنجاب کے مختلف اضلاع کے نمائندگان کے علاوہ صوبہ سرحد - دہلی اور یوپی سے بھی اصحاب تشریف لائے ہوئے ہیں - اجلاس بند کمرے میں ہو رہا ہے - کسی نمائندہ پریس کو اندر آنے کی اجازت نہیں

ڈیسی ۱۸ جنوری - چار اطالوی طیاروں نے ڈیسی سے ایک سو میل جانب شمال خرم کے مقام پر بم باری کی - کل طیاروں نے ایک ہزار اشتہار پھینکے جن میں وعدہ کیا گیا ہے - کہ حبشہ کے تمام تباہ شدہ گرجوں کی تعمیر کرا دی جائے گی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی